★★★
حمد نعت نظم
انتخاب سعید
مولانا احمد اللہ قاسمی
پی ڈی ایف : محمد مسعود اعجازی اورنگ آبادی
ناشر: اعجازی لائبریری وہاٹس ایپ گروپ
رابطہ ؛ 7387127358

انتخابِ سعید

نام کتاب : انتخاب سعید
کمپوزنگ وتصحیح : مولانا احمداللہ قاسمی
صفحات : ۳۲
قیمت : ۱۲؍ روپے
سن طباعت : ۲۰۱۵

RASHEED PUBLICATIONS
Head Off.: 4/203, Lalita Park, Laxmi Nagar New Delhi-91 (india)
Phones: 011-22507486, 22428786
Branch Off.: 419 matia Mahal, Jama Masjid, Delhi-6.
Telefax:91-11-23289571
www.rasheedpublications.com
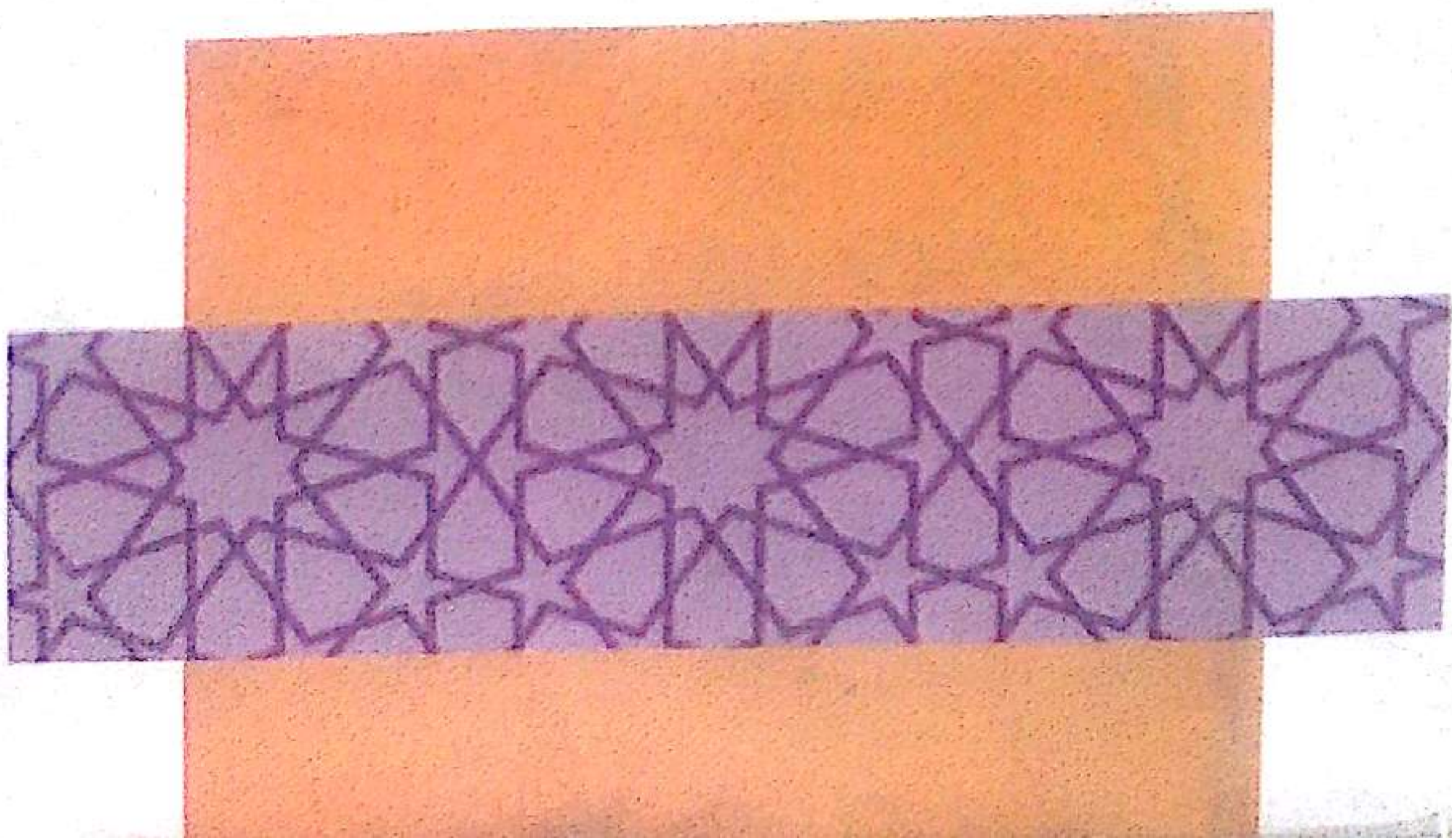
خدا کی تعریف

تعریف اس خدا کی جس نے جہاں بنایا
کیسی زمین بنائی! کیا آسماں بنایا
پیروں تلے بچھایا کیا خوب فرش خاکی
اور سر پہ لاجوردی ایک سائباں بنایا
مٹی کے بیل بوٹے کیا خوش نما اگائے
پہنا کے سبز خلعت ان کو جواں بنایا
خوش رنگ اور خوشبو گل پھول کھلائے
اس خاک کے کھنڈر کو کیا گلستاں بنایا
میوے لگائے کیا کیا خوش ذائقہ رسیلے
چکھنے سے جن کے ہم کو شیریں دہاں بنایا
سورج سے ہم نے پائی گرمی بھی روشنی بھی
کیا خوب چشمہ تو نے اے مہرباں بنایا
سورج بنا کے تو نے رونق جہاں کو بخشی
رہنے کو یہ ہمارے اچھا مکاں بنایا

پیاسی زمین کے منہ میں مینھ کا چوایا پانی
اور بادلوں کو تو نے مینھ کا نشاں بنایا

یہ پیاری پیاری چڑیاں پھرتی ہیں جو چہکتی
قدرت نے تیری ان کو تسبیح خواں بنایا

تنکے اٹھا اٹھا کر لائی کہاں کہاں سے
کس خوبصورتی سے اس نے یہ آشیاں بنایا

اونچی اڑیں ہوا میں بچوں کو پر نہ بھولیں
ان بے پروں کا ان کو روزی رساں بنایا

کیا دودھ دینے والی گائے بنائی تو نے
چڑھنے کو میرے گھوڑے کیا خوش عنا بنایا

رحمت سے تیری کیا کیا ہیں نعمتیں میسر
ان نعمتوں کا مجھ کو کیا قدرداں بنایا

آب رواں کے اندر مچھلی بنائی تو نے
مچھلی کے تیرنے کو آب رواں بنایا

ہر چیز سے ہے تیری کاری گری ٹپکتی
یہ کارخانے تو نے کب رائے گاں بنایا

☆☆

بچے کی دعاء

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

دور دنیا کا میرے دم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہو جائے

ہو میرے دم سے یوں ہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

ہو میرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
درد مندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا

میرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اسی راہ پہ چلانا مجھ کو

دکھ بھی آجائے تو ہو دل نہ پریشاں میرا
شکر ہر حال میں ہو میری زباں پر تیرا

نعت شریف

نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ان کی الفت نہاں میرے سینے میں ہے — دل میں الفت ہے اور دل مدینے میں ہے

طالبوں کو بھلا کس طرح چین ہو — جب کہ مطلوب ان کا مدینے میں ہے

چھوڑ و دنیا کا در اور مدینے چلو — بیکسوں کا سہارا مدینے میں ہے

جس کے دم سے جہاں کو ملی روشنی — وہ حسین ماہ پارہ مدینے میں ہے

خود خدا نے بلایا جنہیں عرش پر — عرش کا وہ ستارہ مدینے میں ہے

جام تشنہ لبوں کو پلائیں گے وہ — ساقی حوض کوثر مدینے میں ہے

عاصیو! غم نہیں حشر کا اب کوئی — شافع روز محشر مدینے میں ہے

بے خطر جا رہے ہیں وہ مجدھار میں — جو رسول خدا کے سفینے میں ہے

کالی کملی اڑھا دو کہ سو جاؤں میں — کملی والا ہمارا مدینے میں ہے

دیکھ کر جلوہ انجم یہ کہنے لگا
میں نے سمجھا کہ جنت مدینے میں ہے

دیگر نعت شریف

جب مدینے میں ہوگا ہمارا گذر پھر تو بگڑے مقدر سنور جائیں گے
بارشیں ہوگی ہر سمت انوار کی، ہم غریبوں کے دامن بھی بھر جائیں گے
زندگی وقف ہے اب تمہارے لئے، حق ادا ہم بھی الفت کا کر جائیں گے
تم بگاڑو گے ہم کو بگڑ جائیں گے، تم سنوارو گے ہم کو سنور جائیں گے
آسمان و زمین سب مخالف ہوئے، اب زمانے میں کوئی ہمارا نہیں
آپ نے بھی اگر ہم کو ٹھکرا دیا، ہم مصیبت کے مارے کدھر جائیں گے
ہم نے دیکھے ہیں دنیا میں لاکھوں حسین، تم سا لیکن نگاہوں میں کوئی نہیں
مسکراؤ گے تم تو بہار آئے گی، تم ہنسو گے تو موتی بکھر جائیں گے
اپنے مرنے کا کچھ بھی نہیں غم مجھے، فکر یہ ہے مدینے میں مدفن ملے
خاک پائے محمد اگر مل گئی نام روشن زمانے میں کر جائیں گے

آخرت کی فکر

کچھ اس کی خبر بھی ہے تجھ کو وہ سوز جہنم کیا ہوگا
جس آگ کا ایندھن انساں ہے اس آگ کا عالم کیا ہوگا

یہ گھنگرو گلے کا بولے گا اور سانس کا ڈورا ٹوٹے گا
جب روح کھنچے گی رگ رگ سے اس وقت کا عالم کیا ہوگا

یہ جسم گواہی خود دے گا ہر حصہ بدن کا بولے گا
خاموش زباں ہوجاوے گی اس وقت کا عالم کیا ہوگا

اک بار خطا گر ہو جائے سو بار ادب سے توبہ کر
اک اشک یہاں کا بہتر ہے واں گریۂ پیہم کیا ہوگا

یہ حال ہے ظاہر دنیا کا دنیا میں ہمارا کوئی نہیں
اس دہر کا جب یہ عالم ہے اس حشر کا عالم کیا ہوگا

فرض خدا نماز

مسلم ذرا خدا سے ڈر سر کو جھکا نماز میں
پڑھ کر نماز دیکھئے لطف ہے کیا نماز میں

جائے گا جب خدا کے تو کیا منہ اسے دکھائے گا
سجدہ تو کر کے دیکھ لے کیا ہے مزا نماز میں

پڑھنے سے دل کو ہو سرور چہرے پہ ہو خدا کا نور
روشن ہو جس سے تیرا دل ہے وہ ضیاء نماز میں

تھوڑی سی ہے یہ زندگی کر لے خدا کی بندگی
یہ راز ہے چھپا ہوا فرض خدا نماز میں

مسلم تو آجا حق پہ اب، بگڑے بنیں گے کام سب
رو کر خدا کے سامنے مانگو دعاء نماز میں

آگے میں کیا بیان کروں جو جو کیا حسین نے
فرض خدا ادا کیا سر کو دیا نماز میں

معراج کے دولہا

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم

معراج کی شب یہ دھوم مچی وہ عرش پہ آنے والے ہیں
مشتاق زیارت آجائیں وہ جلوہ دکھانے والے ہیں

جبرئیل نے یہ حوروں سے کہا دم بھر میں وہ آنے والے ہیں
جی بھر کے زیارت کر لینا ہم ساتھ میں لانے والے ہیں

معراج کی شب خالق نے کہا جبرئیل ادب سے رہنا ذرا
تو شان کو ان کی کیا جانے مہمان جو آنے والے ہیں

پردے کو اٹھا کر حق نے کہا محبوب ذرا اندر آجا
امت کے لئے ہم تم کو پیغام سنانے والے ہیں

جب طور پہ موسیٰ نے اَرِنی کہا یہ عرش سے فوراً آئی ندا
بے ہوش نہ ہو جانا موسیٰ ہم پردہ اٹھانے والے ہیں

قسمت پہ ضمیرؔ اب نازاں ہو سر سجدہ میں رکھ کر شکر کرو
سلطان مدینہ اب تم کو روضہ پہ بلانے والے ہیں

نعت شریف سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

ہے نظر میں جمالِ حبیبِ خدا، ان کی تصویر سینے میں موجود ہے
جس نے لا کر کلامِ الٰہی دیا، وہ محمد مدینے میں موجود ہے

پھول کھلتے ہیں پڑھ پڑھ کے صلِ علیٰ، جھوم کر کہہ رہی ہے یہ بادِ صبا
ایسی خوشبو چمن کے گلوں میں کہاں، جو نبی کے پسینے میں موجود ہے

چھوڑنا تیرا طیبہ گوارا نہیں، پوری دنیا میں ایسا نظارہ نہیں
ایسا منظر زمانے میں دیکھا نہیں، جیسا کہ منظر مدینے میں موجود ہے

جب کہ طوفان سینے سے ٹکرا گیا، میں نے اس سے یہ بیساختہ کہہ دیا
کیا بگاڑے گا تو کشتی دین کا، ناخدا جب سفینے میں موجود ہے

ہم نے مانا کہ جنت بہت ہے حسیں، چھوڑ کر ہم مدینہ نہ جائیں کہیں
کیوں کہ جنت میں رضوانِ مدینہ نہیں، اور جنت مدینے میں موجود ہے

بے سہاروں کو سینے سے لپٹا لیا جس نے جو مانگا اس کو عطا کر دیا
اس کے در کے سوالی ہیں شاہ و گدا، وہ شہنشاہ مدینے میں موجود ہے

جس نے لکھی ہے نعتیہ سیرت نبی، ان کے جلووں پہ ہستی فنا ہوگئی
اس کے محبوب کے نور کی روشنی میرے دل کے نگینے میں موجود ہے

عورتوں کی جہالت و ناشکری

کہا شوہر نے بیوی سے کہ میں جلسے میں جاؤں گا
روپیہ پاس ہے میرے میں چندے میں لکھاؤں گا

کہا بیوی نے شوہر سے کہ چندہ کو دے دینا
ہے آیا گاؤں میں منہار چوڑی مجھ کو دے دینا

پڑے ہیں ہاتھ ڈنڈے نے کوئی چیتھڑا تن پر
نہ ہے مجھ سا کوئی دکھیا اس اجڑے ہوئے گھر میں

تو اب کے سال کر دے ٹال چندہ پھر کبھی دے دینا
یہاں ہے گاؤں میں سنہار بندے مجھ کو لے دینا

مرے کانوں میں نہ دو ٹھیکرے میں کیسے رہ جاؤں
نہ کوئی پیر ہی میں چیز تیرے میں کیسے رہ جاؤں

خدا کے نام پر دینے سے ستر حصے ملتا ہے
بتا چوڑی پہننے سے تجھے کیا خاک ملتا ہے

کہا بیوی نے شوہر سے تیرے میں رہ نہیں سکتی
چلی جاؤں گی میکے کہ یہاں میں رک نہیں سکتی

یہاں خود گھر میں فاقہ ہے نمک ہے اور نہ ہلدی ہے
خدا کے نام پر دینے کی ایسی کیا خاص جلدی ہے

بکو جا جو تجھے بکنا ہے تیری سن نہیں سکتا
خدا کے نام پر دوں گا میں ہرگز رک نہیں سکتا

پھنسا رکھا ہے شیطانوں نے تجھے باطل کے پھندے میں
نہ رکھا فرق تو نے کچھ خدا میں اور نہ بندے میں

خدا کے کام میں تم عورتیں سب ایک ہو جاؤ
خدا کو ایک مانو اور تم سب نیک ہو جاؤ

نہ مانوگی تو بربادی کا بادل ہو سکے چھاوے
برا یہ وقت ہے اللہ اپنا رحم فرما وے

☆☆

حمد و مناجات

دونوں جہاں کے مالک خالق ہے تیرا نام
حاضر ہیں دست بستہ رازق ہے نام تیرا

پروردگار عالم رحمت نشاں تو ہے
عاجز ہیں ہم خدایا قادر ہے نام تیرا

معصوم یہ صدائیں سن لے خدا ہماری
دعویٰ حبیب تیرا عاصمؔ ہے نام تیرا

ہر شئے میں تیرا جلوہ کوہ و چمن میں تو ہے
غنچوں کے لب پہ تو ہے ہر گل پہ نام تیرا

گلشن کو تو نے بخشے کتنے حسیں نظارے
بلبل مچل کے بولی باری ہے نام تیرا

تسبیح خواں ہیں مچھلی دریا میں ہر کنارے
گاتی ہیں وہ ترانہ باطن ہے نام تیرا

شمس و قمر کو روشن تو نے کیا خدایا
مظہر ہیں سارے تیرے ظاہر ہے نام تیرا

انسان کو تو نے احسن تقویم سے نوازا
پھر دی اسے خلافت، والیؔ ہے نام تیرا

تعریف کے شگوفے جتنے ہوں کم ہیں سارے
اعلیٰ ہے تو ہی اول و آخر ہے نام تیرا

قرآن کے نگہباں، سنت کے پاسباں ہم
دے شوق علم ہم کو عالم ہے نام تیرا

احسان کر خدایا عالم بنیں سبھی ہم
حافظ بنا ہمیں تو حافظ ہے نام تیرا

روشن ہو یہ مدرسہ دنیا میں شمع بن کر
محفوظ رکھ تو اس کو راقب ہے نام تیرا

دریا سیاہی خامہ گر پیڑ ہوں مجاہدؔ
پھر بھی ہیں کم ثناء کو غالب ہے نام تیرا

Scanned by CamScanner

نعت شریف (شاہ زمنی)

مجھ کو طیبہ میں بلا لو شاہ زمنی ☆ دل کی حسرت یہ نکالو شاہ زمنی

شاہ زمنی آقا مکی مدنی ☆ دل کی حسرت یہ نکا لو شاہ زمنی

نگر نگر اور ڈگر ڈگر پھرتا ہوں مارا مارا ☆ مجھ دکھیا کا اس دنیا میں کوئی نہیں سہارا

مجھ کو سینے سے لگا لو شاہ زمنی ☆ دل کی حسرت یہ نکالو شاہ زمنی

جو بھی آیا تمرے در پر لوٹا کبھی نہ خالی ☆ ہر منگتا کی جھولی تم نے رحمت سے بھر ڈالی

تم ہو ایسے ہی دیا لو شاہ زمنی ☆ دل کی حسرت یہ نکالو شاہ زمنی

تمری دنیا تمرا عقبیٰ تمرے عرش و کرسی ☆ تمرے کارن بنے دو عالم جن وانس وقدسی

نظر رحمت ہم پہ ڈالو شاہ زمنی ☆ دل کی حسرت یہ نکالو شاہ زمنی

ہریالے گنبد کا منظر جنت سے ہے پیارا ☆ کعبے کا کعبہ ہے روضہ پیارے نبی تمہارا

جالی روضہ کی دکھا دو شاہ زمنی ☆ دل کی حسرت یہ نکالو شاہ زمنی

دعا کرو سب مل کر یہ شہباز مدینہ جائے ☆ جا کر آقا کے در پر اپنا شیش نوائے

اپنے قدموں پہ سلا لو شاہ زمنی
دل کی حسرت یہ نکالو شاہ زمنی

☆☆

موت کی یاد

تو اے بشر جہاں سے جس دم رواں ہوگا ☆ کوئی نہ ساتھ دے گا تو بے ساماں ہوگا

وقت نزع سرہانے آئیں گے جب پیارے ☆ صورت کو تیری دیکھ کر روئیں گے غم کے مارے

یٰسین جب پڑھیں گے تو نیم جان ہوگا ☆ تو اے بشر جہاں سے جس دم کہ رواں ہوگا

آئیں گے جب فرشتے لینے کو جان تیری ☆ کرلے گی تب کنارا چھوٹی سی شان ہوگی

اس وقت پھر بنا کے سب تان بان ہوگا ☆ تو اے بشر جہاں سے جس دم کہ رواں ہوگا

نہلا کے تجھ کو ساتھی کفنا کے لے چلیں گے ☆ پڑھ کر تیرا جنازہ پھر ساتھ چھوڑ دیں گے

کچھ گز کفن کا ٹکڑا تیرا نشان ہوگا ☆ تو اے بشر جہاں سے جس دم کہ رواں ہوگا

ہوگی قبر اندھیری گھبرائے گا وہاں تو ☆ آئیں گے جب فرشتے ڈر جائے گا وہاں تو

کس کو پکارے گا تو جب تیرا بیان ہوگا ☆ تو اے بشر جہاں سے جس دم کہ رواں ہوگا

آقائے دو جہاں کی انساں غلامی کر لے ☆ دنیا ہے چند روزہ نیکی سے جھولی بھر لے

جنت میں پھر تو بیشک تیرا مکان ہوگا
تو اے بشر جہاں سے جس دم کہ رواں ہوگا

☆☆

معرکہ کربلا

امام حسین علیہ السلام اور اہل کوفہ

مجھے کوفہ والو مسافر نہ سمجھو میں آیا نہیں ہوں بلایا گیا ہوں
اک مہماں بنا کر ستایا گیا ہوں میں رویا نہیں ہوں رلایا گیاں ہوں

خدا جانے کیسی ہے یہ میزبانی، بہت پیاسوں کا ہے بند پانی
مقدر میں ہے جام کوثر کا پینا، میں پیاسا نہیں ہوں پلایا گیا ہوں

ہیں بابا علیؑ ماں میری فاطمہؑ ہیں، بھائی حسنؑ ناز خیر الوریٰ ہیں
مرے کوفہ والو مراتب کو سمجھو میں امام مقدس بنایا گیا ہوں

جو جھکتا تھا سر بارگاہ خدا میں وہی سر قلم ہو گیا کربلا میں
شہادت کی منزل کو پایا ہے میں نے مردہ نہیں ہوں جلایا گیا ہوں

خیمہ جلایا ساماں بھی لوٹا، غنچہ بھی ٹوٹا گلستاں بھی چھوٹا
بہشت بریں میں مکاں بن رہے ہیں میں اجڑا نہیں ہوں بسایا گیا ہوں

ارے شمر سمجھو قیامت کا منظر چلا تا نہ سیکھے گلے پہ تو خنجر
اس نہر فراتی پہ پہرے ہیں تیرے میں کوثر کا مالک بنایا گیا ہوں

قرآن کی فریاد

از حضرت ماہر القادری

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں آنکھوں میں لگایا جاتا ہوں
تعویز بنایا جاتا ہوں، دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں

جزداں حریر و ریشم کے اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے خوشبو میں بسایا جا تا ہوں

جب قول وقسم لینے کے لئے، تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے ہاتھوں پہ اٹھایا جاتا ہوں

یے کسی طوطے کو کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں، اس طرح سکھایا جاتا ہوں

دل سوز سے خالی ہوتے ہیں آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو میں اک اک جلسے میں پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں

نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے سچائی سے بڑھ کر دھوکہ ہے
اک بار ہنسایا جاتا ہوں سو بار رلایا جاتا ہوں

یہ میری عقیدت کے دعوے قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں ایسے بھی ستایا جاتا ہوں

کس بزم میں میرا ذکر نہیں کس عرش پہ میری دھوم نہیں
میں پھر بھی اکیلا رہتا ہوں مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

احکام شریعت

گھروں سے عورتیں جو ہو کے بے پردہ نکلتی ہیں
سراسر وہ خلاف آیت قرآن کرتی ہیں
یہ ہے قرآن میں اظہار زینت کر نہیں سکتی
بلا اوڑھے ہوئے چادر نکل باہر نہیں سکتی
پھرا کرتی تھی عورت جس طرح دور جہالت میں
نہیں جائز ہے ویسے گھومنا پھرنا شریعت میں
نہیں زیبا ہے مرد اجنبی سے نرم گفتاری
یہی لازم ہے غیروں سے کرے اظہار بے زاری
حدیثوں کی کتابوں میں یہ ہے ارشاد پیغمبر
ہوئی وہ عورتیں ملعون جو جاتی ہیں قبروں پر
نہیں ثابت شریعت سے ہے چادر کا چڑھانا بھی
نہیں جائز مزاروں پر چراغوں کا جلانا بھی
نہیں جائز ہے از حد میتوں پر گریۂ وزاری
مسلماں عورتوں میں ہے مگر یہ رسم بھی جاری
حدیثوں کی کتابوں میں لکھی یہ بھی روایت ہے
کرے جو نوحہ خوانی یا سنے اس پر بھی لعنت ہے
مسلماں عورتیں ناواقف حکم شریعت ہیں
اسیر شرک و بدعت ہیں گرفتار جہالت ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش

بدی کا زور تھا ہر سو جہالت کی گھٹائیں تھیں — فساد وظلم کی چاروں طرف پھیلی ہوائیں تھیں
خدا کے حکم سے نا آشنا مکہ کی بستی تھی — گناہ وجرم سے چاروں طرف وحشت برستی تھی
ذرا سی بات پر تلوار چل جاتی تھی آپس میں — تو پھر یہ جنگ آسکتی نہ تھی دو چار کے بس میں
خدا کے دین کو ایک کھیل بچوں کا سمجھتے تھے — خدا کو چھوڑ کر ہر چیز کو معبود کہتے تھے
اگر لڑکی کی پیدائش کا گھر میں ذکر سن لیتے — تو اس معصوم کو زندہ زمین میں دفن کر دیتے
وہ اپنے ہاتھ ہی سے پتھروں کے بت بناتے تھے — انہیں کے سامنے جھکتے ان ہی کی حمد گاتے تھے
کسی کا نام عزیٰ تھا کسی کو لات کہتے تھے — ہبل نامی بڑے بت کو بتوں کا باپ کہتے تھے
غرض جو بھی برائی تھی سب ان میں پائی جاتی تھی — نہ تھی شرم وحیا آنکھوں میں گھر گھر بے حیائی تھی
مگر اللہ نے جب ان پر اپنا رحم فرمایا — تو عبداللہ کے گھر میں خدا کا لاڈلا آیا
عرب کے بتکدوں میں گر پڑے تھرا کے بت سارے — بجھا ایران کا آتش کدہ بھی خوف کے مارے
عرب کے لوگ اس بچے کا جب اعزاز کرتے تھے — تو عبدالمطلب قسمت پہ اپنے ناز کرتے تھے
خدا کے دین کا پھر بول بالا ہونے والا تھا — محمد سے جہاں میں پھر اجالا ہونے والا تھا

محمد کے ہم ہیں ہمارے محمد
ہمیں جان و دل سے ہیں پیارے محمد

☆☆

نعت شریف

حقیقت میں وہ لطف زندگی پایا نہیں کرتے　　جو یاد مصطفیٰ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے
زباں پر شکوہ رنج و الم لایا نہیں کرتے　　نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے
یہ دربار محمدؐ ہے یہاں اپنوں کا کیا کہنا　　یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے
سجالے دل کی دنیا دامن عشق محمدؐ سے　　یہ ایسے پھول ہیں جو کھل کر مرجھایا نہیں کرتے
یہ ہے دربار آقا کا یہاں ملتا ہے بے مانگے　　ارے ناداں یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے
محمد مصطفیٰ کے باغ کے سب پھول ایسے ہیں　　جو بے پانی کے تر رہتے ہیں مرجھایا نہیں کرتے
ارے اونا سمجھ قربان ہو جا ان کے روضے پر　　یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے
محمد مصطفیٰ کی شان رحمت کو ذرا دیکھو　　ستم سہتے ہیں لیکن خود ستم ڈھایا نہیں کرتے

گلہائے عقیدت

سرور دو عالم کے رخ پر انوار کا عالم کیا ہوگا
جب زلف کا واصف ہے قرآں رخسار عالم کیا ہوگا
جب ان کے غلاموں کے در پر جھکتے ہیں سلاطین عالم
انصاف سے کہدو آقا کے دربار کا عالم کیا ہوگا
ہر ایک قدم میں جاتا تھا معراج کی شب تا حد نظر
سوچو کہ براق سرور کی رفتار کا عالم کیا ہوگا

میزان عمل پر ہوں گے کبھی اور ہوں گے کبھی وہ کوثر پر
امت کے لئے روز محشر سرکار کا عالم کیا ہوگا
محبوب خدا کے جلووں کو ہر وقت نگاہیں ڈھونڈتی ہیں
بے دیکھے ہی جب یہ عالم ہے دیدار کا عالم کیا ہوگا
سن سن کے صحابہ کی باتیں کفار مسلماں ہوتے تھے
ایمان سے کہدو آقاء کی گفتار کا عالم کیا ہوگا
کفار کے حق میں بھی جب وہ رحمت کی دعائیں کرتے تھے
سوچو کہ محبت والوں پر اب پیار کا عالم کیا ہوگا
جب نام عمرؓ سن کر اکرم شاہان جہاں تھراتے تھے
یہ سوچو کہ دونوں عالم کے سردار کا عالم کیا ہوگا

وہ مقدس قصیدہ

جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر پڑھا گیا

اَلصُّبحُ بَدَا مِنْ طَلْعَتِہٖ
وَاللَّیلُ دَجیٰ مِنْ وَفْرَتِہٖ
صبح نمودار ہوئی آپ کے چہرہ انور سے
اور تاریک ہوئی آپ کی زلف مبارک سے
فَاقَ الرُّسُلَ فَضْلاً وَّعُلاً

اَهْدَى السُّبُلَ لِدَلَالَتِهٖ

فضل و بلندی میں سب رسولوں سے آپ بلند ہیں
اپنی رہنمائی سے (مخلوق کو) صحیح راستے پر چلایا

اَزْکَی النَّسَبِ اَعْلَى الْحَسَبِ
کُلُّ الْعَرَبِ فِیْ خِدْمَتِهٖ

نسب آپ کا ستھرا ہے حسب آپ کا بہت بلند ہے
تمام عرب (باوجود سرکشی کے) آپ کی خدمت میں حاضر ہوگیا

کَنْزُ الْکَرَمِ مَوْلَی النِّعَمِ
هَادِی الْاُمَمِ لِشَرِیْعَتِهٖ

آپ کرم کا خزانہ ہیں، نعمتوں کے مالک ہیں
اپنی شریعت سے تمام امتوں کی ہدایت فرمائی

سَعَتِ الشَّجَرُ نَطَقَ الْحَجَرُ
شَقَّ الْقَمَرُ بِاِشَارَتِهٖ

آپ کے اشارے سے شجر دوڑ پڑے، پتھر بول اٹھے
چاند دو ٹکڑے ہو گیا، صرف ایک اشارہ ہے

جِبْرِیْلُ اَتٰی لَیْلَةَ اَسْرٰی
فَالرَّبُّ دَعَاهُ لِحَضْرَتِهٖ

شب معراج کو جبریل علیہ السلام آپ کی خدمت میں آئے
کہ رب نے آپ کو اپنے دربار میں بلایا ہے

فَمُحَمَّدُنَا هُوَ سَیِّدُنَا
فَالْعِزُّ لَنَا لِاَجَابَتِهٖ

پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سردار ہیں
اور جو کچھ ہمیں عزت ملی ہے آپ کا دین قبول کرنے سے ملی ہے

دنیا کے اے مسافر

دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر — طے کر رہا ہے جو تو دو دن کا یہ سفر ہے
جب سے بنی ہے دنیا لاکھوں کروڑ آئے — باقی رہا نہ کوئی مٹی میں سب سمائے
اس بات کو نہ بھولو سب کا یہی حشر ہے — دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے
آنکھوں سے تو نے اپنے کتنے جنازے دیکھے — ہاتھوں سے تو نے اپنے دفنائے کتنے مردے
انجام سے تو اپنے اتنا کیوں بے خبر ہے — دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے
مخمل پہ سونے والے مٹی میں سو رہے ہیں — شاہ و گدا یہاں پر سب ایک ہو رہے ہیں
دونوں ہوئے برابر یہ موت کا اثر ہے — دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے
یہ اونچے اونچے محلیں کچھ کام کے نہیں ہیں — یہ عالی شان بنگلے کچھ کام کے نہیں ہیں
دو گز زمین کا ٹکڑا چھوٹا سا تیرا گھر ہے — دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے
مٹی کے پتلے تم کو مٹی میں ہے سمانا — ایک دن یہاں تو آیا ایک دن یہاں سے جانا
طے کر رہا ہے جو تو دو دن کا یہ سفر ہے — دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے
اے فانی عرفاں اپنے مولیٰ سے دل لگا لے — کر لے خدا کو راضی کچھ نیکیاں کما لے

ساماں تیرا یہی ہے تو صاحب سفر ہے
دنیا کے اے مسافر منزل تیری قبر ہے

نعت رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

کچھ کفر نے فتنے پھیلائے کچھ ظلم نے شعلے بھڑکائے
سینوں میں عداوت جاگ اٹھی انساں سے انساں ٹکرائے
پامال کیا برباد کیا کمزوروں کو طاقت والوں نے
جب ظلم و ستم حد سے گذرے تشریف محمدؐ لے آئے
رحمت کی گھٹائیں لہرائیں دنیا کی امیدیں بر آئیں
اکرام و عطاء کی بارش کی اخلاق کے موتی برسائے
تہذیب کی شمع روشن کی اونٹوں کے چرانے والوں میں
کانٹوں کو گلوں کی قیمت دی ذروں کے مقدر چمکائے
تلوار بھی دی قرآں بھی دیا دنیا بھی دیا عطا کی عقبیٰ بھی
مرنے کو شہادت فرمایا جینے کے طریقے سمجھائے
عورت کو حیاء کی چادر دی غیرت کا غازہ بھی بخشا
شیشوں میں نزاکت پیدا کی کردار کے جوہر چمکائے
ہر چیز کو رعنائی دے کر دنیا کو حیات نو بخشی
صبحوں کے چہروں کو دھویا راتوں کے بھی گیسو سلجھائے
مکہ کی زمیں اور عرش کہاں دم بھر میں یہاں پل بھر میں وہاں

پتھر کو عطا گویائی کی اور چاند کے ٹکڑے فرمائے
کچھ سوز دیا کچھ ساز دیا کچھ کیف دیا کچھ ہوشیاری
مے خانے کے باداخوروں کو عرفاں کے ساغر چھلکائے
اللہ سے رشتے کو جوڑا باطل کے طلسموں کو توڑا
خود وقت کے دھارے کو موڑا طوفان میں سفینے تیرائے
توحید کا دھارا رک نہ سکا اسلام کا پرچم جھک نہ سکا
کفار بہت کچھ جھنجھلائے شیطان نے ہزاروں بل کھائے
یہ نام محمد صل علیٰ ماہر کے لئے سب کچھ ہے
ہونٹوں پہ تبسم بھی آیا آنکھوں میں آنسو بھر آئے

مدینے کا سفر

مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ
جبیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانب طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ

کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ

بصارت کھو گئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے
مدینہ میں نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ

مدینہ جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ

غلامان محمد اس طرح آئیں گے محشر میں
سر شوریدہ شوریدہ دل گرویدہ گرویدہ

وہی اقبال جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر
فراق طیبہ میں اب رہتا ہے رنجیدہ رنجیدہ

مادر حلیمہ

محمدؐ کی کہلائی مادر حلیمہ تیری شان اللہ اکبر حلیمہ
تیری بکریوں کو وہ پانی پلائے جو ہے ساقی آبِ کوثر حلیمہ
کہا آکے ایک روز بیٹے نے روکر خبر لے خبر جلد جا کے حلیمہ
محمدؐ کو گھیرا ہے دو دشمنوں نے دکھاتے تھے مجھ کو خنجر حلیمہ
میرے سامنے ان کو ڈالا زمین پر چلاتے تھے سینہ پر نشتر حلیمہ
یہ سن کر چلی ننگے پاؤں تڑپتی گئی اوڑھنی بھول چادر حلیمہ
جو دیکھا کہ آتا ہے وہ کملی والا لگی کہنے گودی میں لے کر حلیمہ
میرے گیسوؤں والے پیارے محمدؐ دل و جان سے قربان تجھ پر حلیمہ
یہ کیا سن کے آتی تھی کیا دیکھتی ہوں کہا آپ نے ہو نہ مضطر حلیمہ
فرشتوں نے سینے کو کر چاک میرے دیا نور اللہ کا بھر حلیمہ

میرا نور تھا نور آدم سے پہلے
میں ہوں ہونے والا پیغمبر حلیمہ

☆☆

سچی محبت

خدا کی یاد دل میں حب حضرت لے کے آیا ہوں
جو دولت لٹ نہیں سکتی وہ دولت لے کے آیا ہوں
قرآن پاک کی سچی محبت لے کے آیا ہوں
شہ لولاک کی توقیر و عظمت لے کے آیا ہوں
میں آلِ پاک الفت محبت لے کے آیا ہوں
میں اصحاب نبی کی دل میں عظمت لے کے آیا ہوں
میری جلوت میری خلوت رہیں ذکر مولیٰ ہے
فرشتے جس پہ قرباں ہیں وہ قربت لے کے آیا ہوں
شفیع المذنبیں فرمائیں گے آکر قیامت میں
گناہ گارو نہ گھبراؤ شفاعت لے کے آیا ہوں
سناؤں گا مناؤں گا تمہیں ہاں ہاں سناؤں گا
پیام حضرت فخر رسالت لے کے آیا ہوں

☆☆

مظہر ذات خدا

انجم کمالی

میرے مصطفیٰ کا ہمسر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا
کوئی آپ جیسا رہبر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

وہ حبیب ہیں خدا کے وہ طبیب دو جہاں کے
کوئی آپ سا پیمبر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

وہ خدا کے رازداں ہیں وہ شفیع عاصیاں ہیں
کوئی رب کا ایسا دلبر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

یہ نبی کا آستاں ہے جہاں خم سر جہاں ہے
دو جہاں میں ایسا تو در نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

یہی بولے سدرہ والے دو جہان کو چھان ڈالے
تیرا مثل میرے سرور نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

ہے جہاں جہاں خدائی وہاں ان کی مصطفائی
کہ خدا کا ایسا مظہر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

میں ہوں انجم کمالی میرے آقا ہیں بے مثالی
کہ میرے نبی سے بہتر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا

لطف زندگی

حامدؔ

جو یاد مصطفیٰ سے دل کو بہلایا نہیں کرتے
حقیقت میں وہ لطفِ زندگی پایا نہیں کرتے

زباں پر شکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

یہ دربار محمدؐ ہے یہاں ملتا ہے بن مانگے
ارے ناداں یہاں دامن کو پھیلایا نہیں کرتے

سجا لے دل کی دنیا داغہائے عشق احمد سے
یہ ایسے پھول ہیں جو کھل کے مرجھایا نہیں کرتے

اگر بو جہل بہر امتحاں آئے تو آنے دو
رسول اللہ ان باتوں سے گھبرایا نہیں کرتے

جگہ پائی ہے قسمت سے جنھوں نے کوئے طیبہ میں
دو زرے چاند تاروں سے بھی شرمایا نہیں کرتے

یہ ہے دربار آقا کا یہاں اپنوں کا کیا کہنا
یہاں سے ہاتھ خالی غیر بھی جایا نہیں کرتے

ارے او ناسمجھ قربان ہو جا ان کے روضے پر
یہ لمحے زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

حبیب کبریا کی شان رحمت تو ذرا دیکھو
ستم سہتے تو ہیں لیکن ستم ڈھایا نہیں کرتے

مزہ ملتا ہے جن کو سرور کونین کے غم میں
وہ اپنی داستان غم کو دہرایا نہیں کرتے

مدینے کی گلی

خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی
ہم فقیروں کو مدینے کی گلی اچھی لگی

دور تھے تو زندگی بے رنگ تھی بے کیف تھی
ان کے کوچے میں گئے تو زندگی اچھی لگی

میں نہ جاؤں گا کہیں بھی در نبیؐ کا چھوڑ کر
مجھے کوئے مصطفیٰؐ کی چاکری اچھی لگی

ناز کر تو اے حلیمہ سرور کونینؐ پر
گر لگی اچھی تو تیری جھونپڑی اچھی لگی

رکھ دئے سرکار کے قدموں پہ سلطانوں نے سر
سرور کون و مکان کی سادگی اچھی لگی

آج محفل میں نیازی نعت جو میں نے پڑھی
عاشقان مصطفیٰ کو وہ بڑی اچھی لگی

محمد کے شہر میں

راز الہ آبادی

کیوں آ کے رو رہا ہے محمدؐ کے شہر میں
ہر درد کی دوا ہے محمدؐ کے شہر میں

قدموں نے ان کے خاک کو کندن بنا دیا
مٹی بھی کیمیا ہے محمدؐ کے شہر میں

صدقہ لٹا رہا ہے خدا ان کے نام کا
سونا نکل رہا ہے محمدؐ کے شہر میں

سب تو جھکے ہیں خانہ کعبہ کے سامنے
کعبہ جھکا ہوا ہے محمدؐ کے شہر میں

اے موت ابھی آ کے گلے سے لگا مجھے
مرنا بھی چاہتا ہوں محمدؐ کے شہر میں

نبی نبی

چمن چمن کی دلکشی گلوں کی ہے وہ تازگی
ہیں چاند جن سے شبنمی وہ کہکشاں کی روشنی

وہ آمد بہار ہے، وہ نور کی قطار ہے
فضا بھی خوشگوار ہے، ہوا بھی مشک بار ہے

ہوا سے میں نے جب کہا یہ کون آگیا بتا
ہوا پکارتی چلی نبی نبی نبی نبی

زمیں بنے زماں بنے مکیں بنے مکاں بنے
چنیں بنے چناں بنے وہ وجہ کن فکاں بنے
کہا یہ میں نے اے خدا یہ کس کے صدقے میں بنا
تو رب نے بھی کہا یہی نبی نبی نبی نبی

وہ حسن انتخاب ہے وہ عشق لا جواب ہے
وہ رحمتوں کے باب ہے وہ نور کے سحاب ہے
وہ جس طرف نکل گئے فضا میں پھول کھل گئے
کلی کلی پکار اٹھی نبی نبی نبی نبی

چلے جو قتل کو عمر کہا کسی نے روک کر
کہاں چلے ہو اور کدھر مزاج کیوں ہے عرش پر
ذرا بہن کی لو خبر فدا ہے وہ رسول پر
وہ کہہ رہی ہے ہر گھڑی نبی نبی نبی نبی

عمر چلے بہن کے گھر یہ دل میں سوچ کر
اڑائیں گے ہم ان کا سر جو ہیں نبی کے دین پر
سنا ہے جب قرآن کو خدا کے اس بیان کو
عمر نے بھی کہا یہی نبی نبی نبی نبی